تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

چھوٹی چیزیں، بڑے نتائج

(حضرت مسیح موعودؑ کے کلمات کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۫ وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ(البقرہ:139)

ترجمہ: اللہ کا رنگ پکڑو۔ اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

سامعین کرام! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے کلمات کی روشنی میں چھوٹی چیزیں، بڑے نتائج

جناب شاعر منیر احمد باجوہ آف ہمبرگ، جرمنی نے اپنے منظوم کلام بعنوان چھوٹی چیزیں، بڑے نتائج میں بڑے ہی حسین اور لطیف پیرائے میں اپنے مداحوں کو یہ بات باور کروانے کی کوشش کی ہے کہ ہر شئے آغاز میں چھوٹی ہوتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑی اور عالیشان ہو جاتی ہے۔ جناب شاعر نے چھوٹے چھوٹے کنکروں سے ٹیلے اور پہاڑ بننے اور کائنات بننے کی مثال دی ہے۔ ہم اس امر پر گواہ ہیں اور ہم نے بہت ہی چیزوں کو بڑے ہوتے دیکھا ہے۔ خود بُرائی اور بڑائی آغاز میں ایک نقطہ آغاز ہوتا ہے جو بعد میں بڑی خطرناک غلطی اور ایک بڑائی عظیم الشان نیکیوں میں بدل جاتی ہے۔ کسی بھی شاعر، مقرر یا ادیب کو دیکھ لیں۔ گو ان کے اندر شاعری، ادب کے جرثومے پیدائش کے ساتھ ہی موجود ہوں یا ورثے میں ہی ملے ہوں لیکن اُن کی نمائش یا اظہار اس کے ہوش سنبھالتے ہی نظر آنے لگتے ہیں۔ ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ شاعری، مضمون نگاری یا تقریر کا شوق بعض بچوں میں بچپن سے ہی نمایاں ہوتا ہے۔ لیکن اگر اُن کی صحیح رنگ میں پرورش ہو یا دیکھ بھال کی جائے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے اندر شاعری یا ادب کے قرینے نمایاں طور پر نظر آنے لگتے ہیں اور وہ دنیا یا خاص علاقے کے مشہور ادیب، مقرر اور شاعر بن جاتے ہیں۔ اس سے قبل خاکسار نے اپنی دو تقاریر قرآن کریم اور احادیث سے چھوٹے چھوٹے مقولے، ضرب المثل اور جوامع الکلم پر تیار کیں ہیں۔ اب اس تقریر میں مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور مقولات سے ایسے چھوٹے چھوٹے ناصحانہ تربیتی فقروں کی طرف آپ سامعین کی توجہ مبذول کروانے کی کوشش کروں گا جن پر ایک مومن عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ اور چنیدہ بندہ بن سکتا ہے۔ ابھی اس تقریر میں وقت کی رعایت سے ملفوظات پر ہی اکتفا کیا جائے گا۔ ان کی طرف آنے سے قبل جناب شاعر کا منظوم کلام سن لیتے ہیں تا آگے بیان ہونے والے نفسِ مضون کو سمجھنا آسان ہو جائے۔ شاعر کہتا ہے۔

چھوٹی خوشیاں ہی عمر بھر یاد بھی آتی رہی
چھوٹی چیزوں سے بڑی چیزیں جنم لیتی رہیں

یوں لگی رونق جہاں میں بستیاں بنتی رہیں
چھوٹے ذروں سے ہی مل کر بن گئی سب کائنات
جن میں بحری بیڑے ہیں اور کشتیاں چلتی رہیں
چھوٹے قطروں نے بنائے مل کے بحر بیکراں
چوٹیاں جن کی سدا ہی آسماں چھوتی رہیں
یوں تو کنکر چھوٹے ہیں پر ان سے بنتے ہیں پہاڑ
کوکھ سے جن کی لڑائیاں ہی جنم لیتی رہیں
چھوٹی چھوٹی بدگمانی سے پڑے جگ میں فساد
پھیل کر قرطاس پر عبارتیں بنتی رہیں
چھوٹے چھوٹے حرفوں سے بنتی گئیں لمبی سطور
جس سے بربادی ہوئی نسلیں تباہ ہوتی رہیں
چھوٹے ذروں سے بنا ایٹم تباہی کے لئے
امرِ ربی پا کے اپنا رنگ دکھلاتی رہیں
چھوٹی چھوٹی نیکیاں بھی بدل دیتی ہیں نصیب
زاریاں اُس کی عرش پر مرحبا پاتی رہیں
تھا تو آدم کرِمِ خاکی عجز کی اعلیٰ مثال
رحمتیں مولا سدا اس پر ترس کھاتی رہیں
ایک آنسو بھی تو چھوٹا ہے، کبھی سوچا منیر

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام اطاعت کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں۔ ”اطاعت بھی ایک موت ہے“۔

فرمایا: ”وہ انسان جو آپ محنت کرتا ہے اُسے سالک کہتے ہیں اور جیسے خود خدا دیوے۔ وہ مجذوب ہوتا ہے اور جو سویا رہے تو اسے کوئی کیا کرے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ بات سن کر صرف کان تک رکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا جب تک دل کو خبر نہ ہو۔ انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے کہ میں نے خدا کو راضی کر لیا۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔ اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرامؓ کی اطاعت، اطاعت تھی۔ کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور ابو بکرؓ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کر کے جس قدر رقم ہو سکی وہ لے آئے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نصف۔ پھر ابو بکرؓ سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول گھر چھوڑ آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے۔ اسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے۔

اطاعت ایک سہل امر ہے۔ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 73 ایڈیشن 1984ء)

الحکم میں درج ہے کہ اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 73 ایڈیشن 1984ء)

اطاعت واقعتاً ایک موت ہے۔ انسان کو اپنی خواہشات کے منافی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔ ایک طرف نفس جیسا منہ زور گھوڑا ہوتا ہے جسے لگام ڈال کر اُس کی سمت تبدیل کر کے کسی روحانی شخصیت کا غلام بنانا ہوتا ہے۔ جیسا کہ صحابہ رسولؐ نے اطاعت کی اور اس کے نتیجے میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ کہلوائے۔

سامعین! پھر حضور علیہ السلام نے تین اشخاص کی بیعت لینے کے بعد بیعت کی اہمیت کے حوالے سے فرمایا بیعت کے لئے عمل صالح ضروری ہے۔ فرمایا۔

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ آج کل بلا کا زمانہ ہے۔ طاعون ہر طرف پھیل رہی ہے۔ صرف ماننے سے اللہ تعالے خوش نہیں ہوتا۔ جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو، متقی بنو، ہر ایک بدی سے بچو، یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرّع میں لگے رہو۔ جب ابتلا کا وقت ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دُعا، تضرّع، صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منّتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نِرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے۔ تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں۔ جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اُس سے صادر ہوتے ہیں۔ اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظُلم، عجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو۔ صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے اگر وہ ان دعاؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 274 تا 275 ایڈیشن 1984)

اب دیکھیں! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد جب چھوٹی چھوٹی بدیوں سے ایک مومن بچتا ہے تو اس کے نتائج کا ذکر ایک اور جگہ فرمایا کہ بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خط نسخ پھیر دیتی ہے وہ دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 144)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض ایسے جامع و مانع جملوں یا فقروں سے احباب جماعت کی رہنمائی کرتے رہے ہیں جیسے ایک موقع پر فرمایا کہ اسلام ایک موت ہے۔ فرمایا:

"یاد رکھو! اسلام ایک موت ہے جب تک کوئی شخص نفسانی جذبات پر موت وارد کر کے نئی زندگی نہیں پاتا اور خدا ہی کے ساتھ بولتا، چلتا، پھرتا، سنتا، دیکھتا نہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہوتا۔ دیکھو! یہ چھوٹی سی بات نہیں اور معمولی امر نہیں کہ اُس نے ایک شخص کو بھیجا اور تمہیں آنے والے عذاب سے ڈرایا۔ یہ اس کا بڑا بھاری فضل اور رحمت کا نشان ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔ اس کی قدر کرو۔ مجھے اس شہادت کو ادا کرنا پڑتا ہے جو میرے ذمہ ہے۔"

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 121-122)

موت کا لفظ یہاں مجازی طور پر استعمال ہوا ہے کہ اسلام میں داخلہ کوئی آسان کام نہیں بلکہ احکام الٰہی اور سنتِ رسولؐ کو اپنے اوپر لاگو کرنا ایک سختی کا کام ہے۔ بہت مشکل وقت سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک موت کو وارد کرنا پڑتا ہے۔ ایک محاورہ ہے موت کا مزہ چکھنا۔ یعنی سختی برداشت کرنا۔ کہتے ہیں جان کُنی کے عمل سے جو گزرتا ہے وہ اپنی تکلیف کا کسی کو بتا تو نہیں سکتا لیکن جب انسان کی جان نکل رہی ہوتی ہے تو وہ بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں اپنے آپ پر موت طاری کرنا۔

اس مضمون کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیان فرمایا ہے کہ اَلدُّنیَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃٌ لِلْکَافِرِ کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافروں کے لئے جنت ہے۔

محدثین نے اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ دنیا میں ایک مومن کو بہت سی پابندیوں سے گزرنا پڑتا ہے ایسی پابندیوں سے جن کا انسان کو قید خانہ میں سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن ایک کافر ان پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے۔

پیارے بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کے روزمرہ زندگی میں مستعمل چھوٹے چھوٹے بامعنی فقروں میں موت کی بات چلی ہے تو آپ اپنے دوست احباب کو سمجھانے کی خاطر "موت ہے" کا فقرہ عام استعمال فرماتے تھے جن سے بڑے بڑے نتائج مرتب ہوتے۔ جیسے فرمایا دعا کرنا ایک موت ہے۔ دعا ایک ہتھیار ہے۔ دعا ایک

تریاق ہے۔ دعا ایک علاج ہے۔ فرمایا۔ یادرکھو! جو شخص مرا ہے اور ہلاک ہوا ہے، وہ تھکنے سے مرا ہے۔ خدا تعالیٰ سے مانگنا اور دعا کرنا موت ہے۔ ہر شخص جو خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے ضرور پاتا ہے مگر وہ آپ ہی بدظنی کرتا ہے تب حاصل نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 130)

دُعا صرف زبان سے چند الفاظ یا فقرے کہہ دینا کافی نہیں۔ بلکہ راتوں کو اپنی نیندیں قربان کریں۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعا کریں اور اپنے پر موت وارد کریں تب آپ بآسانی اپنے اللہ کو منالیں گے۔ "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" کا بھی یہی مفہوم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس چھوٹی سی بات کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد3 صفحہ 615)

پھر اس چھوٹی سی بات کا عظیم نتیجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے نکالیں جائیں گے۔"

(لیکچر سیالکوٹ از روحانی خزائن جلد20 صفحہ 222)

پھر بڑے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اُس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد6 صفحہ 10-11)

دعاؤں کے حوالے سے بڑے نتائج کا ذکر تو ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کی روز بروز ترقی عملی شہادت ہے اُن دعاؤں کی جو حضرت خلیفہ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ خود بھی دن رات اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے ہیں اور دنیا بھر کے کروڑوں احمدی حضرت خلیفہ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے معاونت فرماتے ہیں ۔

سامعین! بات کو آگے بڑھاتے ہوئے تقویٰ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بامعنی فقروں کو لیتے ہیں۔ جن کے نتائج بہت بڑے تھے فرمایا۔

تقوی ایک تریاق ہے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 260)

تمام نیکیوں کی جڑ تقویٰ ہے۔ تقویٰ علوم دینیہ کی کلید ہے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 151)

تقوی پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 106)

کامیابی کی جڑ تقویٰ اور سچا ایمان ہے۔

(ملفوظات جلد6 صفحہ 336)

اسلام کا کمال تو تقویٰ ہے جس سے ولایت ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 43)

پھر فرمایا ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے الہاماً اس شعر کے پہلے مصرع کو یوں مکمل کیا کہ ”اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 48)

پیارے بھائیو! یہ اِن مختصر مگر روحانیت اور دعاؤں سے پُر فقرات ہی کے نتائج ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اخلاص سے بھرے دلوں کے متقی لوگ دنیا بھر میں عطا کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پرستار ہونے میں دنیا میں بسنے والے دیگر مسلمانوں سے جدا ہیں۔ رسومات اور بدعات سے پرہیز برتنے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین ہیں۔ نمازیں قواعد واصول کے مطابق ادا ہوتیں ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت اور اس میں درج احکام الٰہیٰ پر عمل کرنے میں صحابہ رسولؐ کے اسوہ کے مطابق ہیں کہ بانی جماعت کو یہ اخلاص دیکھ کر کہنا پڑا۔

مبارک وہ جواب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

سامعین! تقویٰ ایک تریاق ہے کی مختصر تشریح اور بڑے بڑے نتائج بیان کرنے کے بعد تریاق ہی کے حوالے سے حضور علیہ السلام کا ارشاد سنیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔
”گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔“ پھر فرمایا ”گناہ کا علاج توبہ ہے۔“

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 38 اور 177)

حضور علیہ السلام اس کی تفصیل میں بیان فرماتے ہیں۔
”گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے جب انسان سے گناہ ہوتا ہے تو وہ اپنی بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کرکے خداتعالے کی طرف جھکتا ہے۔ جس طرح مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیز میں مکھی پڑے تو وہ اپنا صرف ایک پَر اس کے اندر ڈبوتی ہے جس میں زہر ہے پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو کہ وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے۔ اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس کے واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خداتعالیٰ کے حضور میں جھکو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو ترقی بھی نہ ہوتی جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے وہ خداتعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ ۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہیے۔“

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 39)

سامعین! وقت کی رعایت سے تقریر کے آخر پر میں بعض ایسے نصیحت آموز فقرے بول دیتا ہوں جو مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گاہے بگاہے مختلف وقتوں میں فرمائے۔ جن کے نتائج بہت بڑے اور عظیم الشان نکلے جیسے:
زندگی ذبح ہونے کے بعد ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 445)

نماز نشست وبرخواست کا نام نہیں۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 8)

جے توں مرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 261)

خدا بڑا خزانہ اور بڑی دولت ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 255)

ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 70)

ایمان بغیر اعمال صالح کے ادھورا ایمان ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 343)

مسلمانوں کی ترقی خدا پرستی سے ہو گی۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 375)

اور فرمایا اسباب پرستی شرک ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 4)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان جامع ومانع کلمات کو سمجھنے، سمجھانے اور ان پر عمل کرنے اور کروانے کی توفیق دیتا رہے۔ اسلام احمدیت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے اور احمدی اللہ تعالیٰ کے حقیقی پرستار اور اس کی رضا پر چلنے والے بنیں رہیں۔ (آمین)

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

(کمپوز ڈ بائی: سلمان طارق خان)

✿✿✿✿